

س ۱۔ خارجہ پالیسی سے کیا مراد ہے؟ پاکستان کی خارجہ پالیسی کے بنیادی اصولوں اور مقاصد پر نوٹ لکھیں۔

جواب: خارجہ پالیسی یورونی ممالک سے تعلقات قائم کرنے، ان کو فروغ دینے اور قومی مناد کے حصول کے لیے مبنی الاقوایی سلسلہ پر مناسب اقدامات اٹھانے کا نام ہے۔ ہر ملک اپنے نظریاتی، تاریخی، سیاسی، اقتصادی اور جغرافیائی حالات کے پیش نظر و سرے ملکوں سے تعلقات قائم کرتا ہے۔ جس کی وجہ سے زراعت، صنعت و حرفت اور تجارت کو فروغ ملتا ہے۔

قائدِ اعظم اور پاکستان کی خارجہ پالیسی:

قائدِ اعظم نے 1948ء میں فرمایا:

”ہماری خارجہ پالیسی دنیا کی تمام قوموں کے ساتھ دوستی اور خیر سماں کے جذبات کیسا تھا جہارت ہے۔ ہم کسی ملک یا قوم کے خلاف کوئی جارحانہ عزم نہیں رکھتے اور قومی و بین الاقوایی اموروں میں انصاف اور دیانت کے اصول پر یقین رکھتے ہیں۔ ہم دنیا کی قوموں کے درمیان امن اور خوبی کے لیے اپنا پورا کردار ادا کریں گے۔ دنیا کی مظلوم و مغلوم قوموں کے لیے اقوامِ تحدہ کے منشور کے مطابق ہر قسم کی مدد فراہم کریں گے۔“

پاکستان کی خارجہ پالیسی کے بنیادی اصول

پاکستان چونکہ ایک نظریاتی مملکت ہے اس کے قیام کی بنیاد اسلام ہے لہذا پاکستان کی خارجہ پالیسی کا بنیادی مقصد نظریہ پاکستان کا تھا، اسلام کی خدمت اور مسلم ممالک سے برادرانہ تعلقات قائم کرنا ہے۔ پاکستان کی خارجہ پالیسی کی بنیاد درج ذیل اصولوں پر رکھی گئی ہے:

-1۔ پر امن بنائے باہمی:

پاکستان پر امن بنائے باہمی پر یقین رکھتا ہے اور دوسروں کی آزادی، خود محترم اور اقتدار اعلیٰ کا احترام کرتا ہے۔ پاکستان نے بہت دوسروں کے امن روئی معاملات میں عدم وحشی کا اکٹھار کیا ہے۔ پاکستان کا نزد ہے کہ ”زندہ رہو اور زندہ رہنے دو“ پاکستان استعماریت اور جارحیت کا ہر شکل میں مخالف رہا ہے۔

-2۔ غیر جانبداریت:

پاکستان نے اپنی خارجہ پالیسی میں نمایاں تہذیبی کرتے ہوئے غیر جانبداریت کی پالیسی اپنائی ہے جس سے مراد یہ ہے کہ کسی ملک کے ساتھ خود کو وابستہ نہ کیا جائے اور تمام ممالک کے ساتھ بہتر تعلقات محفوظ رکھے جائیں۔ اس لیے پاکستان اب روس، امریکہ، چین، برطانیہ، فرانس اور دیگر ممالک کے ساتھ تعلقات قائم کر رہا ہے۔ پاکستان ان غیر وابستہ ممالک کی تحریم کا باقاعدہ رکن بن چکا ہے۔

-3۔ دو طرفہ تعلقات:

پاکستان دو طرفہ تعلقات کی بنیاد پر تمام ممالک کے ساتھ رابطہ بڑھانا چاہتا ہے اور اپنے ہمایہ ممالک کے ساتھ بھی دو طرفہ تعلقات کی بنیاد پر اپنے جگہ بہرہ اس طریقے سے طے کرنا چاہتا ہے۔ اس لیے پاکستان نے ہندوستان کو کشمیر کے مسئلہ کے حل کے لیے اپنی دفعہ مذاکرات کی پیش کی ہے۔

-4- اقوام متحدہ کے چار ٹرپ عمل:

پاکستان اقوام متحدہ کے چار ٹرپ سے مکمل اتفاق کرتا ہے اور اس پر ختنی سے پابند ہے۔ اس لیے اس نے ہمیشہ اقوام متحدہ کے تمام اتفاہات کا احترام کیا ہے اور اس کے فیصلوں پر عمل درآمد کرنے کے لیے فوجی معافانت بھی کی ہے۔

-5- حق خوددارادیت کی حمایت:

پاکستان حکوم اقوام کے حق خوددارادیت کی حمایت کرتا ہے۔ اس کا موقف ہے کہ ہر قوم کو اپنے سیاسی مستقبل کا فیصلہ کرنے کا حق ہونا چاہیے۔ یہی وجہ ہے کہ پاکستان نے لو آبادیات کے خاتمه کے طالبہ نیزاں، افریقہ اور یورپ میں خوددارادیت کی تمام تحریکوں کی بھرپور حمایت کی ہے۔ پاکستان نے کشیر، فلسطین، یوسینا، نیبیا اور دیت نام کی جدوجہد آزادی میں اہم کردار ادا کیا ہے اور افغانستان میں سابقہ سودیت یونیون کی فوجی مداخلت کی سخت مخالفت کی ہے کیونکہ پاکستان جانتا ہے کہ

۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔

یہ بھی ممکن ہے کہ تو موت سے بھی نہ مر سکے

-6- عالم اسلام کا اتحاد:

پاکستان عالم اسلام کے اتحاد کا حامی ہے اور اسلامی ممالک کے ساتھ بہتر تعلقات قائم رکھنے کی پالیسی پر گامزن ہے۔ اسلامی دنیا میں اختلاف کی صورت میں پاکستان ہمیشہ پیش پیش رہا ہے۔ ایران عراق کی جگہ ہو یا کوئی عراق تازمہ، مشرق وسطی کا مسئلہ ہو یا افغانستان کی آزادی کا مسئلہ، پاکستان نے ہمیشہ موڑ کردار ادا کیا ہے۔ یہ اسلامی ممالک کی تنظیم کا سرگرم رکن رہا ہے۔

پاکستان نے اقتصادی تعاون کی تنظیم کو قائم کر کے وسطی ایشیاء کے مسلم ممالک کو ایک پلیٹ فارم پر اکٹھے ہونے کا موقع فراہم کیا ہے تاکہ اپنی اقتصادی ترقی کے ساتھ ساتھ باہمی تعاون و اتحاد بھی قائم کر سکے۔

۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔

-7- تحفیف اسلحہ کی حمایت:

پاکستان تحفیف اسلحہ کا حامی ہے اور اس نے ان تمام بین الاقوامی کوششوں کی حمایت کی ہے جو تحفیف اسلحہ کے لیے کی گئی ہیں۔ پاکستان از خود اسلحہ کی دوڑ میں کبھی شامل نہیں ہوا۔ وہ ایسی توہینی کو پر اس مقاصد کے لیے استعمال کرنے کے حق میں ہے اور دنیا میں ایسی جگہ کے خطرات کے سدہ باب کے لیے ہر وقت تیار ہے۔ پاکستان جنوبی ایشیاء کو ایسی ہتھیاروں سے پاک رکھنے کا خواہشمند ہے اور یہ تجویز ہندوستان کو کوئی دفعہ پیش کر چکا ہے۔

-8- نسلی امتیاز کا خاتمہ:

پاکستان دنیا میں امن و آشتی کا فروغ چاہتا ہے جو نسلی امتیاز کے خاتمہ سے ممکن ہے۔ ماننی میں بھی پاکستان نے جنوبی افریقہ، نیبیا اور روڈیشیا میں سیاہ قام لوگوں کے ساتھ نسلی امتیاز پر آواز اٹھائی اور نسلی امتیاز کے خاتمہ کے لیے ان کی حمایت کی۔ پاکستان کے اندر بھی نسلی امتیاز کا مکمل خاتمہ کیا گیا ہے اور تمام اقلیتوں کو برابر کے حقوق دیے گئے ہیں۔

9- امن و آشتی کا فروغ:

پاکستان دنیا میں امن و آشتی کا فروغ چاہتا ہے۔ پاکستان نے ہمیشہ سارے اجی طاقتوں کے خلاف آواز اٹھائی ہے، مظلوم اقوام کی حمایت کی ہے اور سارے اجی طاقتوں کے خلاف برس پہنچا رہے اور جنوبی ایشیاء میں امن و آشتی کے لیے پاکستان نے بار بار بھارت کو منداکرات کی دعوت دی ہے۔

10- ہمسایہ ممالک سے تعلقات:

پاکستان اپنے تمام ہمسایہ ممالک بیشمول ہندوستان کے ساتھ دوستانہ تعلقات رکھنے کا حاوی ہے۔ پاکستان ہمسایہ ممالک سے تازعات حل کرنے کا حاوی ہے۔ اس لیے پاکستان ہندوستان کے ساتھ تمام تازعات بیشمول کشمیر مذاکرات کے ذریعے پر امن طریقے سے حل کرنا چاہتا ہے اور ہندوستان کو بار بار مذاکرات کی دعوت دے چکا ہے اسید ہے کہ مستقبل میں ہمسایہ ممالک سے ہمارے تعلقات مزید بہتر ہو جائیں گے۔

11- بین الاقوامی و علاقائی تعلقات:

پاکستان تمام بین الاقوامی و علاقائی تنظیموں کا سرگرم رکن ہے۔ ان اداروں میں اقوام متحدہ، غیر وابستہ ممالک کی تنظیم، اسلامی کالائز کی تنظیم، اقتصادی تعاون کی تنظیم اور سارے اہم ہیں۔ پاکستان بین الاقوامی و علاقائی تعاون کے لیے ان اداروں کی ہمیشہ حمایت کرتا رہا ہے اور عالمی امن کے لیے ان اداروں کی سرگرمیوں میں پیش پیش رہا ہے۔

پاکستان کی خارجہ پالیسی کے مقاصد**لارڈ پامرن کے مطابق:**

”بین الاقوامی تعلقات میں نہ کوئی مستقل دوست ہوتا ہے اور نہ ہم بلکہ استقلال صرف قوی مفادات کو حاصل ہوتا ہے۔ ایک ریاست کی خارجہ پالیسی صرف قوی ضرورتوں کے تحت ترتیب دی جاتی ہے۔“

پاکستان 14 اگست 1947ء کو معرضی وجود میں آیا تو اس وقت خارجہ پالیسی کے دو اہم مقاصد تھے۔

اول: پاکستان کی سلامتی۔

دوم: تمام ممالک خصوصاً اسلامی ممالک کے ساتھ خوفگوار تعلقات۔

وقت گذرنے کے ساتھ ساتھ پاکستان کی خارجہ پالیسی واضح ہوتی چلی گئی۔ اب پاکستان کی خارجہ پالیسی کے بنیادی مقاصد درج ذیل ہیں:

-1 قومی سلامتی:

پاکستان کی خارجہ پالیسی کا سب سے اہم مقصد قومی سلامتی و تحفظ ہے۔ پاکستان دنیا کے نقشہ پر نیا نیا اُبھر اتحاد اور ضرورت تھی کہ اسکی سلامتی اور تحفظ کا مناسب بندوبست کیا جائے۔ لہذا پاکستان نے ملکی سلامتی کو خارجہ پالیسی کی بنیاد بنا کیا اور بیرون ممالک کے ساتھ تعلقات میں قوی سلامتی کو ہمیشہ اہمیت دی۔ آج بھی پاکستان کی خارجہ پالیسی میں قومی سلامتی بنیادی نسب اعتمین ہے۔ پاکستان دوسرے ممالک کی علاقائی سائبیت

کا احترام کرتا ہے اور دوسرے ممالک سے بھی یہ موقع رکھتا ہے کہ وہ بھی پاکستان کی قوی سلامتی کا احترام کریں۔

-2 معاشری ترقی:

پاکستان ایک ترقی پذیر ملک ہے اور معاشری طور پر انی ترقی چاہتا ہے۔ لہذا پاکستان ان تمام ممالک کے ساتھ اچھے تعلقات قائم کرنا چاہتا ہے جن کے ساتھ تجارت کر کے یا جن ممالک سے معاشری مدد حاصل کر کے معاشری طور پر ترقی کر سکے۔ نئے اقتصادی رحمانات کو مدد نظر رکھتے ہوئے پاکستان نے اپنی خارجہ پالیسی میں اہم تبدیلیاں کی ہیں۔ خصوصاً آزاد تجارت، آزاد اقتصادیات اور تجارتی کو اپنایا ہے۔

-3 نظریاتی تحفظ:

پاکستان ایک نظریاتی مملکت ہے اور اسکی بنیاد نظریہ پاکستان یا نظریہ اسلام پر قائم ہے۔ پاکستان کی خارجہ پالیسی کا اہم مقصد پاکستان کی نظریاتی سرحدوں کا تحفظ ہے۔ پاکستان کا نظریاتی اتحاد مبھی پاکستان کے تحفظ میں مضر ہے۔ یہ اپنے نظریہ کا تحفظ اسلامی ممالک کے ساتھ بہتر تعلقات قائم کر کے فی کر سکتا ہے۔ لہذا پاکستان نے ہمیشہ اسلامی ممالک کے ساتھ بہتر تعلقات استوار کیے ہیں۔ اس کے تینوں دساتیر میں اسلامی ملکوں کے ساتھ قرآنی تعلقات پر زور دیا ہے۔ پاکستان نے اسلامی کانفرنس کی تعلیم اور اقتصادی تعاون کی عینیم کے قائم کرنے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔

-4 جارحیت و اندر و فی معاملات میں مداخلت سے گریز:

کسی بھی ملک کے اندر و فی معاملات سے گریز پاکستان کی خارجہ پالیسی کا اہم مقصد ہے اسی لیے نہ تو پاکستان کسی کے فحی معاملات میں دھل اندازی کرتا ہے اور نہ کسی کو اس بات کی اجازت دیتا ہے کہ پاکستان کے اندر و فی معاملات میں دھل اندازی کرے۔

-5 اسلامی ممالک کا اتحاد:

پاکستان نظریہ اسلامی کے اصولوں پر معرف و جوہ میں آیا ہے۔ اس لیے ضروری ہے کہ وہ اسلامی ممالک کے درمیان زیادہ سے زیادہ اتحاد و بھگتی کے لیے کوشش رہے۔ چنانچہ ہر آنے والی حکومت نے خارجہ پالیسی کی تکمیل میں اس بنیادی اصول کو مدد نظر رکھا۔ ایران، عراق، جنگ، ہویا عراق کوہت جنگ، افغانستان پر روسی حملہ ہوا نظریاتی بلغار پاکستان نے ہر آڑے وقت میں اسلامی ملکوں میں اتحاد کی فضا قائم کرنے اور ان کی حمایت کرنے کی کوشش کی ہے۔ روں سے آزاد ہونے والی ترکستانی مسلم ریاستوں کے ساتھ بھی ہمارے تعلقات اس اصول کے پوش نظر حکم ہو رہے ہیں۔

-6 اقوام متحدہ کے منشور کے کی حمایت:

پاکستان اقوام متحدہ کا سرگرم زکن ہے اور اسکے منشوں کا زبردست حامی ہے۔ اس لیے اسکی خارجہ پالیسی بھی اقوام متحدہ کے منشور کے مطابق تکمیل دی گئی ہے۔ سبکی وجہ ہے کہ پاکستان دنبا کے تمام اقوام کے درمیان امن اور خوش حالی کے فروغ، تمام باہمی تازعات پہنچہ امن طریقوں اور باہمی مذکرات سے طے کرنے کا حامی ہے۔ اس نے ہمیشہ امن اور باہمی مذکرات کے ذریعے مسئلہ کشمیر مسئلہ فلسطین حل کرانے کی حمایت کی ہے اور جنگ کی خلافت کی ہے۔

۶۔ غیر جانب دارانہ پالیسی کی تشكیل:

غیر جانب داری پاکستان کی خارجہ پالیسی کا اہم ستون ہے۔ پاکستان دو ہزار دھڑوں امریکی اور روی بلاک سے علیحدہ رہنا چاہتا ہے اور کسی کے اغراض و مقاصد کا آہنگ نہیں چاہتا۔ پاکستان غیر جانب دار ملکوں کی تقيیم کا زکن شمار کیا جاتا ہے۔

پاکستان کی خارجہ پالیسی کی تشكیل کے ذرائع

پاکستان کی خارجہ پالیسی کے تشكیلی ذرائع مندرجہ ذیل ہیں:

i- انتظامی تکون:

انتظامی تکون سے مراد قومی سٹیک کے تین اہم انتظامی جہدے، صدر پاکستان، وزیر اعظم پاکستان اور فوج کا سربراہ ہیں۔ پاکستان کی خارجہ پالیسی کی تشكیل کے ضمن میں انتظامی تکون بہت اہم کردار ادا کرتی ہے۔ یہ تکون پاکستان کی خارجہ پالیسی کو منظور اور نامنظور کر سکتی ہے۔ موجودہ پالیسی میں تبدیلی لاسکتی ہے یا پالیسی کو مختلف ست میں چلا سکتی ہے لیکن سابقہ پالیسی سے ہنا بہت مشکل ہے۔ انتظامی تکون عام طور پر سابقہ پالیسی کو مدد نظر رکھتی ہے یا انہی پالیسی تشكیل دیتے ہوئے ہر دوں ممالک سے کیے ہوئے وعدوں سے مخفف نہیں ہو سکتی۔

ii- وزارت خارجہ:

پاکستان کی وزارت خارجہ، خارجہ پالیسی کی تشكیل دیتے ہوئے بہت اہم کردار کرتی ہے۔ وزارت خارجہ میں عام طور پر خارجہ پالیسی کے ماہرین اور اعلیٰ پایپر کے ہمروکر ہیث ہوتے ہیں۔ یہ خارجہ پالیسی کے بنیادی مقاصد اور اصولوں کو مدد نظر رکھتے ہوئے خارجہ پالیسی تیار کرتے ہیں۔ یہ خارجہ پالیسی کی ترجیحات کو سامنے رکھتے ہوئے پالیسی کے منصوبے و پروگرام بناتے ہیں۔ فتنی آئندگی تہذیبوں کے مطابق پیغام سیکورٹی کو نسل اس انتظامی تکون کا فتح المبدل بنتی جا رہی ہے۔

iii- خیریہ ادارے:

پاکستان کے خیریہ ادارے پاکستان کی خارجہ پالیسی کی تشكیل کے سلسلے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ یہ ادارے دوسرے ممالک کی خارجہ پالیسیوں کے متعلق کامل اطلاعات فراہم کرتے ہیں جن کو مدد نظر رکھتے ہوئے پاکستان اپنی خارجہ پالیسی تشكیل دیتا ہے۔

iv- سیاسی جماعتیں و پریشیر گروپ:

پاکستان کی خارجہ پالیسی کی تشكیل کے ضمن میں پاکستان کی سیاسی جماعتیں و پریشیر گروپ بھی اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ سیاسی جماعتیں اپنے منشور میں خارجہ پالیسی کو خاص جگہ دیتی ہیں۔ اگر وہ انتخاب جیت جائیں تو اپنے نقطہ نظر کو خارجہ پالیسی میں پیش نظر رکھتی ہیں۔ اسی طرح پریشیر گروپ بھی خارجہ پالیسی کی تشكیل کے عمل کو متاثر کرتے ہیں اور حکومت کو خارجہ پالیسی کی ترجیحات کو وقت کے تقاضوں کے مطابق بدلتے پر مجبور کرتے ہیں۔

v- پارلیمنٹ:

وزارت خارجہ انتظامیہ کی ہدایت کے مطابق خارجہ پالیسی تشكیل دیتی ہے اور بعض اوقات قوی اسیلی اور سیاست کے سامنے منثوری کے لیے پیش کرتی ہے۔ بحث و تجھیں کے بعد پارلیمنٹ عام طور پر طے شدہ خارجہ پالیسی کی منثوری دے دیتی ہے یا اس میں مناسب تہذیبوں کی سنارش کرتی ہے۔

س 2۔ پاکستانی خارجہ پالیسی اور عالمی امور پر نوٹ لکھیں۔

جواب: خارجہ پالیسی بیرونی ممالک سے تعلقات قائم کرنے، ان کو فروغ دینے اور قومی مفاد کے حصول کے لیے بین الاقوامی سطح پر مناسب اقدامات اٹھانے کا نام ہے۔

قاکبِ اعظم اور پاکستان کی خارجہ پالیسی:
قاکبِ اعظم نے فرمایا کہ:

”ہماری خارجہ پالیسی دنیا کی تمام قوموں کے ساتھ دوستی اور خیر سماں کے جذبات کے ساتھ مبارت ہے۔ ہم کسی ملک یا قوم کے خلاف کوئی جارحانہ عزم نہیں رکھتے ہیں اور قومی و بین الاقوامی امور و معاملات میں انصاف اور دیانت کے اصول پر یقین رکھتے ہیں۔ دنیا میں خوشحالی کے لیے اپنا پورا کردار ادا کریں گے۔ دنیا کی مظلوم و محکوم قوموں کے لیے اقوام متحده کے منشور کے مطابق ہر قسم کی مدد کریں گے۔“

(فروری 1948ء میں امریکی عوام کے نام ایک نشریے سے اقتباس)

عالمی امور اور پاکستان کی خارجہ پالیسی:

آج کی دنیا سرد جنگ کے بعد کے دور سے گزر رہی ہے جس میں دنیا کی طاقت کا توازن بگڑ گیا ہے اور صرف امریکہ ہی دنیا کی عظیم طاقت کے طور پر ابھرا ہے۔ اس دور میں امریکہ نے ندویارک و رلڈ آرڈر کو مرتب کرنے کا پروگرام بنایا اور دنیا کے بہت سے ممالک کو اپنی نیجے پر ڈھانے کی کوشش کر رہا ہے۔ اس پیچیدہ صورتحال میں پاکستان کی جغرافیائی حالت پاکستان کی خارجہ پالیسی کو ہم بنا دیتی ہے۔ دنیا میں طاقت کے توازن کو برقرار رکھنے اور اپنی قوی سلامتی کے ساتھ ساتھ عالمی امن کی خاطر پاکستان کو اپنی خارجہ پالیسی میں وقار و تقاضہ بیانی دی نویت کی تبدیلیاں لانا پڑتی ہیں۔

دہشت گردی کے خلاف عالمی اتحاد:

11 ستمبر 2001ء کو نیویارک میں ولڈر ٹریسنٹر کے واقعے کی بنا پر امریکہ نے دہشت گردوں کے خلاف عالمی اتحاد بنایا۔ پاکستان نے عالمی رہاوے کے یوں نظر اقوام متحده کے پرچم تسلی دہشت گردی کی مہم میں عالمی برادری کا ساتھ دیا لیکن یہ کوشش کی کرقوی مفادات پر زدہ نہ پڑے۔ تاہم پاکستان اس بات پر خصوصی توجہ دے رہا ہے کہ آزادی کی تحریکوں اور دہشت گردی کے درمیان واضح فرق کیا جائے اور دہشت گردی کے نام پر آزادی کی تحریکوں کو کچلنے کی کوئی کوشش نہ کی جائے۔

مسئلہ فلسطین کی حمایت:

امراضیل فلسطینیوں کے مسئلے پر انسانی حقوق کو جس طرح پامال کر رہا ہے، پاکستان اس کی حمایت نہیں کرتا اور فلسطینیوں کو ان کے جائز حقوق دلانے کے لیے آواز بلند کرتا رہا ہے۔ پاکستان کی بھیس سے یہ کوشش رہی ہے کہ یہ مسئلہ اقوام متحده کے پلیٹ فارم سے حل ہو۔ اس سلسلے میں رونما ہونے والی تبدیلیاں پاکستان کو خارجہ پالیسی مرتب کرتے وقت انتہائی احتیاط کا لفڑا کرتی ہیں۔

پاک بھارت تعلقات:

جنوبی ایشیا میں بھارت دہشت گردوں کی عالمی مہم کو غلط موزع دے کر پاکستان کو الجھانا چاہتا تھا۔ لیکن امریکہ نے موجودہ حالات میں پاکستان کی اہمیت کے پیش نظر بھارت کو ایسا کرنے کی اجازت نہ دی۔ موجودہ حالات میں پاکستان کو اس بات کا خیال رکھنا پڑتا ہے کہ حالات کے بدلنے کے ساتھ عالمی طاقتیں بھارت کے ساتھ مل کر پاکستان کے دفاع کے لیے کوئی مسئلہ کھڑا نہ کر دیں۔

نظریہ اسلام کا تحفظ:

پاکستان کی خارجہ پالیسی کا بنیادی مقصد قومی سلامتی، معاشری خوشحالی اور نظریہ اسلام کا تحفظ ہے۔ پاکستان کو دوسروں کے پیچے چلنے کی وجہے اپنے بنیادی مقاصد کے حصول کے لیے خارجہ پالیسی ترتیب دینی چاہیے۔ کونکہ تہذیبی تصادم کے اس دور میں اسلام بنیادی طور پر لادین مادہ پرستوں کے نشانے پر ہے۔ ان حالات میں خود بخارجہ پالیسی وقت کی سب سے اہم ضرورت ہے۔

مسئلہ کشمیر کی حمایت:

پاکستان کے سامنے سب سے بڑا مسئلہ کشمیر کا ہے۔ اس کو حل کرنے کے لیے پاکستان کو تمام ہمارے امن ذرائع انہانے چاہیں۔ اس سلسلے میں پاکستان ہمیشہ سے کوشش کر رہا ہے کہ یہ مسئلہ اقوام متحده جیسے عالمی پلیٹ فارم سے حل ہو۔ کشمیر کے مسئلہ کے حل کے بغیر جنوبی ایشیا میں امن و امان قائم نہیں ہو سکتا اور نہ پاکستان اور بھارت معاشری خوشحالی سے ہمکار ہو سکتے ہیں۔

پاک افغان تعلقات:

پاکستان افغانستان کا ہمسایہ مسلم ملک ہے۔ جسکی پیغمبری و خوشحالی کے بغیر پاکستان بھی ترقی نہیں کر سکتا لہذا پاکستان کو چاہیے کہ افغانستان کے مسئلے کے حل کے لیے بھی مؤثر کردار ادا کرے اور افغانستان کے اسلامی شخص کو بحال کرنے میں مدد دے۔

پاکستان ایک ایٹھی طاقت:

پاکستان نے بھارت کے ایٹھی دھماکوں کے جواب میں 1998ء میں ایٹھی دھماکے کر کے اپنے دفاع کو مصبوط کیا ہے۔ اگر خدا نخواستہ پاکستان ایسا نہ کرتا تو بھارت پاکستان کو شدید نقصان پہنچا جکا ہوتا۔ اب ایٹھی طاقت ہونے کے ناطے پاکستان پر مزید ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ علاقائی اور میان الاقوامی امن کی خاطر اپنا کردار ادا کرے۔

وسطی ایشیا کے مسلم ممالک سے تعلقات:

پاکستان کے لیے ضروری ہے کہ اپنی خوشحالی کے لیے وسطی ایشیاء کے مسلم ممالک سے گہرے روابط اور خاص طور پر معاشری روابط قائم کرے۔ معاشری خوشحالی کے لیے پاکستان کو اقتصادی تعاون کی تنظیم میں اپنا کردار بھر پور طریقے سے ادا کرنا چاہیے۔

حاصل کلام:

غرض یہ کہ پاکستان خارجی تعلقات کے حوالے سے عالمی سطح پر اپنی اہمیت کو سمجھتا ہے۔ موجودہ حالات کے ناظر میں پاکستان کی خارجہ پالیسی اس بات کی مقاصدی ہے کہ پاکستان کو ماضی کی غلظیوں کو اپنا خارجہ پالیسی میں نہیں دوہرانا چاہیے بلکہ اس کا پس منسایہ ممالک، مسلم ممالک اور دنیا کی بڑی طاقتیوں سے توازن کی بنیاد پر تعلقات رکھنے چاہیے اور بنیادی نظریاتی مقاصد کے حصول کے لیے دن رات کوشش کرتے رہنا چاہیے۔

س 3۔ پاکستان اور ایران کے تعلقات کا جائزہ مجھے؟

جواب: ہمارے دوست ہیر ایران و ترکی
ہم ان کے ہم نظر و ہم نوا ہیں
بڑے گا ربط اور تعاون
پرانے ان سے بیان وفا ہیں

پاکستان کے مغرب میں ایران ہمارا مسلمان ہمسایہ ملک ہے۔ ایران کے ساتھ پاکستانی سرحد کی لمبائی 900 کلومیٹر ہے۔ ایران کے ساتھ ہمارے صدیوں پرانے تاریخی، ثقافتی، مذہبی اور تجارتی رشتے ہیں۔ فارسی زبان صدیوں تک پر صخیر کی سرکاری زبان رہی ہے۔ پاکستان کی قومی زبان اردو میں فارسی کے الفاظ بڑی تعداد میں شامل ہیں۔ شروع سے ہی دونوں میں اقتصادی، ثقافتی اور سفارتی میدان میں گہرا تعاون چلا آرہا ہے۔

قیام پاکستان کے وقت تعاون:

پاکستان کو آزادی کے بعد سب سے پہلے ایران نے تسلیم کیا اور سفارتی تعلقات قائم کیے۔ 1949ء میں پاکستان کے وزیر اعظم نے ایران کا دورہ کیا۔ جس کے جواب میں شاہ ایران نے پاکستان کا دورہ 1950ء میں کیا اور تجارتی روابط قائم ہوئے۔

”علاقائی تعاون برائے ترقی“ کی تنظیم:

1964ء میں پاکستان اور ایران نے ترکی کے ساتھ مل کر ”علاقائی تعاون برائے ترقی“ کا معاهده کیا جس کی بدلت اقتصادی، صنعتی، تجارتی، ثقافتی اور سیر و سیاحت کے میدانوں میں تعاون کو بہت وسعت ملی۔ بعد میں یہ معاهده 1979ء میں منسوخ ہوا۔

پاک بھارت جنگیں:

1965ء کی پاکستان اور بھارت کی جنگ میں ایران نے پاکستان کی حمایت کی اور اسکو مالی و فوجی مدد فراہم کی۔ اسی طرح 1971ء میں ہونے والی جنگ میں بھی ایران نے پاکستان کی بھرپور حمایت کی۔ جس کو پاکستان ہمیشہ قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔

معاہدة استنبول:

21 جولائی 1964ء کو پاکستان، ایران اور ترکی میں معاہدة استنبول ہوا۔ اس معاہدے کی رو سے تینوں ممالک کے درمیان تعلیمی، ثقافتی، فنی اور اقتصادی شعبوں میں تعاون روز بروز پڑھتا گیا۔